THE GILLETTE MARRIAGE



FERDINANDO FREGA

Gillette کی شادی

شادی

جب وہ چلتے تو، مرد ہونے کے باوجود، اُن میں اُس فوجی افسر کی نفاست اور قامت کا انداز اب بھی نظر آتا جو وہ کبھی رہ چکے تھے، اور ساتھ ہی بورڈنگ اسکول میں ملی تربیت بھی، جہاں ایک ہی اصول چلتا تھا: کم بولو اور سب کچھ سنو۔

اکتوبر 1962 کے اُن دنوں وہ ستائیس برس کے تھے جب اُنہوں نے اُنہیں اُس تمباکو کی دکان میں داخل ہوتے دیکھا جہاں وہ کام کر رہے تھے، اور اُسی لمحے اسیر ہو گئے۔

لمبی، دلکش، صورت سے صاف جنوبی، اُس شرارتی نگاہ کے ساتھ جو صرف عورتیں ڈالنا جانتی ہیں۔ مگر وہ صرف سولہ برس کی تھیں۔ اُن کا نام جووانا تھا، مگر خاندان میں سب کے لیے وہ ہمیشہ جیانا ہی تھیں۔

اُنہوں نے فوراً گاہک سے اُن کے بارے میں پوچھا: وہ کون ہیں، اُن کا خاندان، وہ کہاں سے ہیں۔ اُن کی عمر پر اُنہوں نے کم ہی دھیان دیا۔ اُن برسوں میں اس طرح کی شادی کو تین بار برکت ملتی تھی: خاندانوں کی طرف سے، چرچ کی طرف سے اور معاشرے کی طرف سے۔ اسے بیٹیوں کو بسانے کا طریقہ بتایا جاتا تھا، مگر حقیقت میں بسائے صرف بیٹے جا رہے تھے۔

اُن کے والد ریلوے میں کام کرتے تھے۔ اُن کی والدہ کا شہر میں ایک معتبر سلائی کا کاروبار تھا، جس میں درزنیں کام کرتی تھیں اور جو اُن نامور خاندانوں کے لیے کپڑے تیار کرتا تھا جو اعلیٰ درجے کی کاریگری مانگتے تھے اور اس کی دل کھول کر قیمت دیتے تھے۔

جیانا کی ایک اور بہن تھیں، فرانچیسکا، تقریباً دو برس بڑی۔ متوازن اور پُرسکون، ایک ایسی خوبی جو اُن میں آج بھی ہے۔

تصویر مکمل ہوئی تو میرے والد نے گاہک سے کہا کہ اُنہیں اُس خاندان سے ملوا دے۔ وہ میری ماں کو اپنی بیوی بنانا چاہتے تھے۔ وہ اُن سے شادی کرنا

چاہتے تھے۔ وہ اُنہیں چاہتے تھے۔

اور یوں، اپریل 1963 میں، اُن کی شادی ہو گئی۔

جب بھی وہ اپنی بیوی کی خوبیوں کی تعریف اُن کی ماں کے سامنے کرتے، وہ مسکرا کر کہتیں کہ یہ سچ نہیں، کیونکہ جیانا ایک اچھی اداکارہ تھیں جو کبھی اجازت نہیں مانگتی تھیں۔ وہ بس جو چاہتیں لے لیتی تھیں۔

میرے والد کو یہ سمجھنے میں تین مہینے سے بھی کم لگے کہ وہ اُس لڑکی کو کبھی نہ سنوار پائیں گے، نہ اُنہیں اپنے تصور کے سانچے میں ڈھال سکیں گے۔ وہ تو بس واضح خیالات رکھنے والی ایک عورت تھیں، اور اُنہوں نے یہ بات اُن پر بھی واضح کرنے میں ذرا دیر نہ لگائی۔

ایک دن اُنہوں نے اُن کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ یہ ایک ایسا رویّہ تھا جسے اُس زمانے میں خاندان کے اندر مرد کا حق مانا جاتا تھا۔

مگر اُن کا ٹھہراؤ نہ ٹوٹا۔

وہ باہر نکلیں اور چھریوں کانٹوں کی ایک دکان پر گئیں، جہاں سے اُنہوں نے گوشت کاٹنے کا ایک ٹوکا اور ایک قصائی والی چھری خریدی۔

وہ گھر لوٹیں، میرے والد کی طرف دیکھا اور کہا:

"اگر تم نے پھر کبھی ایسا کرنے کی کوشش کی تو میں رات کو آ کر تمہیں مار ڈالوں گی۔"

اُن کی آواز میں نہ کوئی ڈراما تھا نہ کوئی ہچکچاہٹ۔ صرف یقین۔

یہ یقین کہ وہ ایسا کر گزریں گی۔

پندرہ دن تک وہ گھر کے اندر ہی ایک الگ کمرے میں تالا لگا کر سوتے رہے، اور تبھی باہر نکلے جب اُنہیں یقین ہو گیا کہ خطرہ ٹل گیا ہے۔

اور وہی واحد نظیر رہی۔

وہ کوسینزا منتقل ہو گئے، ریجیو کلابریا سے تین سو کلومیٹر دور۔

اُس زمانے میں کوئی موٹروے نہیں تھی، اور صوبائی سڑکوں پر اور چھوٹے قصبوں کے ختم نہ ہونے والے ٹریفک سے گزرتے ہوئے سفر میں تقریباً چھ گھنٹے

لگتے تھے۔

دو نظریں۔

تین منٹ سے بھی کم۔

ایک مستقبل طے کرنے کے لیے اتنا کافی تھا، ایک ایسی محبت کے اندر جو جسمانی طور پر باسٹھ برس چلنی تھی مگر اُس میں جو اُنہوں نے کیا اور ہم میں، اُن کے بچوں میں، ہمیشہ کے لیے رہنی تھی۔

کوسینزا – 1963

اُنہوں نے Corso Italia پر، جو شہر کا ایک مرکزی علاقہ تھا اور جہاں دکانیں اور پبلک ٹرانسپورٹ خوب میسر تھیں، ایک گھر کرائے پر لیا۔ مگر ہنی مون ختم ہونے کے بعد، معمول کی زندگی میں لوٹنا ایک ایسا مرحلہ تھا جس سے کوئی واقف نہ تھا۔

ہر پیر میرے والد رات کے دو بجے گھر سے نکلتے تاکہ آٹھ بجے ایک دکان کے باہر اپنے پہلے گاہک تک پہنچ سکیں۔ وہ تین سو کلومیٹر گاڑی چلاتے اور پھر ہفتے بھر، دن بہ دن، گھر کے قریب سے قریب تر کام کرتے جاتے، یہاں تک کہ جمعے کی شام اُسے پھر سے پا لیتے۔

اس دوران میری ماں کی خوش قسمتی تھی کہ اُن کی ملاقات نورا فورمیسانو سے ہوئی، جو اُن کے گھر کے بالکل سامنے رہتی تھیں، اور دونوں سہیلیاں بن گئیں۔

نورا اُن کی اپنی ماں کی ہم عمر خاتون تھیں اور اُن کے لیے ماں جیسی بن گئیں۔

وہ نیپلز کے ایک رئیس خاندان سے تھیں اور وزارتِ داخلہ کے ایک اعلیٰ افسر کی بیوی تھیں جو اُس علاقے میں تعینات تھے۔ اُن کے تین بچے بھی تھے، جو میری ماں سے بس تھوڑے ہی چھوٹے تھے۔

ایک صبح میری ماں نے اُنہی کے سامنے اعتراف کیا کہ اُن کی ماہواری میں عجیب سی تاخیر ہو گئی ہے۔ وہ ہمیشہ باقاعدہ رہی تھیں۔

جب نورا نے اُنہیں یہ بتاتے سنا کہ اُن کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اُنہیں بار بار پیشاب کی حاجت کیوں محسوس ہوتی ہے، تو اُنہوں نے اُنہیں گلے لگایا اور کہا:

"میری بیٹی، تم امید سے ہو۔"

جب میرے والد گھر آئے تو اُنہوں نے کچھ نہ کہنے کا فیصلہ کیا۔

وہ اُن کا ردِعمل دیکھنا چاہتی تھیں، مگر اُنہیں بتانے کے لیے ایسٹر کا انتظار کر رہی تھیں۔

اور پھر اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

اُنہوں نے اُن کے ہاتھ میں اُن کا ایسٹر انڈا تھمایا اور کہا:

"میں امید سے ہوں۔ ہمیں ریجیو کلابریا منتقل ہونا ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ میرا بچہ یہاں پیدا ہو۔ میں اپنے گھر والوں کو اپنے پاس چاہتی ہوں۔"

تبادلہ اتنا آسان نہیں تھا۔

اس کے لیے کام سے متعلق وجوہات پر کمپنی کی منظوری درکار تھی، اور وہ اُس کے بعد ہی عمل میں آ سکتا تھا۔

میرے والد نے سوچا کہ وہ کچھ مہلت حاصل کر سکتے ہیں۔

مگر دسمبر 1963 میں میری ماں ایک بس میں بیٹھیں اور اکیلی اپنے والدین کے گھر روانہ ہو گئیں، جہاں 11 جنوری 1964 کو اُنہوں نے تیریزا کو جنم دیا۔

جب تیریزا پیدا ہوئی اور خبر خاندان میں پھیلی تو رشتے داروں نے اُن سے ملنے آنے سے پہلے ہفتوں انتظار کیا۔

اس بات نے ایک عورت کے طور پر اُن کی عزتِ نفس کو زخمی کیا اور اُنہیں مستقبل کے بارے میں ایک فیصلے تک پہنچا دیا۔

اپنی ساس اور نند کے ساتھ اُن کا رشتہ پھر کبھی پہلے جیسا نہ رہا۔

غصہ باقی رہا، اُن کی آنکھوں کے پیچھے دبا ہوا۔

اس دوران تبادلے کی درخواست اپنے راستے پر چلتی رہی، اور مئی 1964 میں میرے والد کو اپنا دوسرا ایسٹر تحفہ ملا۔

میری ماں ایک اور بچے کی امید سے تھیں۔

ریجیو کلابریا – 1964

ستمبر 1964 میں کمپنی کا تبادلہ آخرکار منظور ہو گیا اور وہ ریجیو کلابریا منتقل ہو گئے۔

مگر اپنی ماں کے ساتھ جس مثالی رشتے کی اُنہیں توقع تھی وہ کبھی نہ بنا۔ اُن کی ماں حاکمانہ مزاج کی تھیں اور اپنی طاقت یا اختیار کبھی کسی کو نہیں سونپتی تھیں۔ اُن کے والد ہی واحد شخص تھے جو اُن کے لاڈ اٹھاتے اور اُن کی ہر بات مانتے، اور بعد میں اُنہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ اُنہی پر منحصر رہا۔

21 فروری 1965 کا دن تھا۔

فٹبال کا میدان۔

ریجینا بمقابلہ کوسینزا۔

میرے والد اور میرے چچا اسٹینڈ میں تھے جب اناؤنسر نے اعلان کیا کہ کسی وینچینزو فریگا کو ایک فوری پیغام کے لیے داخلی دروازے پر بلایا جا رہا ہے۔

اُنہوں نے سمجھا کہ مذاق ہے اور اپنی جگہ بیٹھے رہے۔

پھر دوسرا اعلان ہوا:

"وینچینزو، ہم میچ نہیں روک سکتے، اور آپ کی بیوی کا دردِ زہ بھی نہیں روک سکتے۔ کیا آپ گھر جانے کی زحمت کریں گے؟ آپ کا بیٹا پیدا ہو رہا ہے۔"

سب ہنس پڑے۔

شرمندہ ہو کر اُنہوں نے یوں ظاہر کیا جیسے بات کسی اور کی ہو رہی ہو۔

میں اپنے والد کی دعا کے ساتھ دنیا میں آیا۔

"تمہیں بیٹا چاہیے تھا اور وہ آ گیا ہے۔ مگر یہ تمہاری زندگی کی صلیب بنے گا۔"

سب کو فوراً خبر کر دی گئی، اور وہ یوں آئے جیسے تین مجوسی دانا ہوں۔

بیٹے کی پیدائش کو ایک ایسا واقعہ سمجھا جاتا تھا جو خاندانی نام کے جاری رہنے کی ضمانت تھا، مگر کسی نے کبھی رک کر یہ نہیں سوچا کہ عورت کے بغیر مرد ادھورا ہے۔

مجھے اگلے باسٹھ برس یہی سمجھاتے گزارنے تھے۔

آخر صلیب، ہتھوڑے اور درانتی سے تو بہتر ہی ہے۔

دو ہزار سال پہلے کے اپنے ساتھی کو سمجھنے اور یہ جاننے کے لیے کہ وہاں اوپر حالات کیسے ہوں گے، مجھے بس یہی چاہیے تھا۔

ریجیو کلابریا – 1965

جیانا صرف انیس برس کی ہیں۔

اُن کے دو بچے ہیں، ایک شوہر ہیں جو Gillette کے لیے کام کرتے ہیں، اور گھریلو خاتون بننے کا اُنہیں ذرا بھی شوق نہیں۔

گھر کے اصول پہلے ہی طے ہو چکے ہیں۔

تنخواہ اور کمپنی کی ساری مراعات اُن کے ہاتھوں سے گزرتی ہیں۔

میرے والد Gillette کے اخراجات کی واپسی پر گزارا کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ کام میں لگے رہتے ہیں اور کبھی فارغ بیٹھے اپنے ٹٹے نہیں کھجاتے۔

وہ کرنسی منڈیوں پر نظر رکھنے لگتی ہیں کیونکہ ہر مہینے میرے والد اٹلی میں کوئی سیلز مقابلہ جیتتے ہیں اور میلان کا ہیڈکوارٹر انعام میں سونے کے ساورن سکے بھیجتا ہے۔

پھر سیلز ڈائریکٹر گھر پر سونے کے کمرے کا پورا سیٹ بھجوا دیتے ہیں۔

اصلی بیچ کی لکڑی۔

جڑے ہوئے پلنگ۔

گدے۔

تکیے۔

کمبل اور رضائیاں۔

گرمیوں کی چادریں اور سردیوں کی چادریں۔

ہر چیز ایک ایسے انوکھے انداز میں ڈیزائن کی گئی ہے کہ جب بھی یہ قصہ سنایا جاتا ہے، لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔

مگر وہ ڈری ہوئی ہیں۔

اُنہیں استحکام نظر نہیں آتا۔

اور کون اُنہیں الزام دے سکتا ہے؟

جمعے کی شام، جیسے ہی میرے والد دروازے سے اندر آتے ہیں، وہ کہتی ہیں:

"میرے دو بچے ہیں۔ مجھے نئی گاڑی چاہیے۔"

"مگر تمہارے پاس تو ڈرائیونگ لائسنس نہیں ہے۔ تم اُسے چلاؤ گی کیسے؟"

"کل تم مجھے نئی گاڑی خرید کر دو گے۔ مجھے Simca 1000 چاہیے۔ پانچ دروازوں والی۔"

اُنہیں کوئی قابو میں نہیں رکھ سکتا تھا۔

اگر کوئی کوشش کرتا تو زندگی جیتے جی جہنم بن جاتی۔

بہترین حل یہی تھا کہ اگلے دن ڈیلرشپ جایا جائے، 18 لاکھ لیرے کا چیک لکھا جائے، بیمہ خریدا جائے اور چابیاں حوالے کر دی جائیں۔

یہ درست فیصلہ ثابت ہوا۔

بارہ دن بعد اُن کے پاس ڈرائیونگ لائسنس تھا۔

یہ کسی کو کبھی پتا نہ چلا کہ اُنہوں نے یہ کیسے کر دکھایا۔

اس دوران، وہ ساری جائیدادیں جن میں اُن کی ماں کا سلائی کا کاروبار چلتا تھا، اُن کے والد کی ملکیت تھیں۔

اپنی لاڈلی بیٹی کے آگے وہ کمزور پڑ جاتے تھے۔

بس چند منٹ لگے۔

"ابا، امی کی سلائی کی دکان میں میرے لیے جگہ بنائیے۔ چھ مہینے کے اندر میں اُون اور سوئی دھاگے کے سامان کی دکان کھول رہی ہوں۔"

دونوں میں بات طے ہو گئی۔

بس چند چالوں میں میرے نانا نے اپنی بیوی کو ایک الگ جگہ منتقل کر دیا اور اپنی بیٹی کو دو الگ الگ، خود مختار دکانیں دے دیں۔

وہ گھر گئیں اور میرے والد سے کہا کہ اُنہیں 30 لاکھ لیرے چاہییں۔

اور یہ کہ وہ یہ پیسے اپنے ماں باپ سے اس بہانے مانگیں کہ وہ ایک گھر خریدنا چاہتے ہیں۔

میرے والد اس کھیل میں شامل ہو گئے۔

پیسے آ گئے۔

اور دکان کے اوپر بورڈ بھی:

LANA BBB DI GENNY

مگر اُنہیں بلدیہ کا کاروباری لائسنس بھی چاہیے تھا، اور وہ اُن کے پاس نہیں تھا۔

1960 کی دہائی کے آخر تک افسر شاہی کو کچھ ایسا مستعد نہیں کہا جا سکتا تھا۔

وہ ایک سرنگ تھی جو سیاست کے اندر بستی تھی اور سیاست ہی کے راستے سفر کرتی تھی۔

اُس پیر کی صبح اُنہوں نے میرے والد سے کہا کہ ایک دن کی چھٹی لے لیں اور ہمارے ساتھ گھر پر رہیں۔

پھر وہ نکل گئیں۔

جیسے صحرا پر چلتی ہوا۔

تم اسے چلتا ہوا محسوس کرتے ہو، مگر تمہیں ذرا اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ کم بخت آخر آئی کہاں سے۔

وہ بلدیہ کے دفتر گئیں۔

وہاں اُن کا سامنا ایک کلرک سے ہوا جو اُن کے لائسنس مانگنے پر اُن پر ہنسنے ہی والا تھا۔

اس سے پہلے کہ کسی کو کچھ سمجھ آتا، وہ اُسے جیکٹ کے کالروں سے پکڑ چکی تھیں، کاؤنٹر کی کھڑکی سے آدھا باہر گھسیٹ چکی تھیں، اور پانچ لوگ اُنہیں اُس سے چھڑانے کی کوشش کر رہے تھے۔

اسی دوران اتفاق سے میئر وہاں سے گزرے۔

اُن کا نام پیئترو بتالیا تھا۔

بعد میں وہ کئی مدتوں تک اطالوی پارلیمنٹ کے رکن رہے۔

اُنہوں نے یہ منظر دیکھا، میری ماں کا بازو تھاما، اور اُنہیں اپنے دفتر میں آنے کی دعوت دی۔

دس منٹ بعد وہ ہاتھ میں جدول XV کا تجارتی لائسنس لیے باہر نکلیں۔

وضاحت کے لیے بتا دوں، یہ وہ لائسنس تھا جو اٹلی میں ہائپر مارکیٹ کھولنے کے لیے درکار ہوتا تھا — سب سے اونچے درجے کا، جسے سیاسی تعلقات کے بغیر حاصل کرنا عموماً ناممکن تھا۔

کاروبار چل نکلا۔

باہر سیلز نمائندوں کی قطاریں لگنے لگیں۔

آخرکار ایک ساتھی نے میرے والد سے کہا:

"پتا ہے، ریجیو کلابریا میں ایک دکاندار عورت ہے جو ہر سیلز نمائندے کی ناک میں دم کر دیتی ہے۔"

اور میرے والد نے جواب دیا:

"ہاں، جانتا ہوں۔ بہت سے لوگوں نے مجھے اُس کے بارے میں بتایا ہے۔"

مگر اُنہوں نے کبھی یہ نہیں بتایا کہ وہ اُن کی بیوی ہیں۔

دکان کی اپنی ایک الگ زندگی بن گئی۔

شہر کے ہر کونے سے لوگ وہاں خریداری کرنے آتے تھے۔

وہ عورت جو مردوں کو کالروں سے پکڑ کر دیوار سے دے مارتی تھیں۔

چاہے وہ سرکاری ملازم ہوں یا مافیا کے لوگ، اس سے کچھ خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔

اُن کا نام پورے شہر میں گونجتا تھا۔

GILLETTE کے آدمی کی بیوی۔

قابو

ایک صبح شہر کی ایک چوڑی سڑک پر ایک ٹرک ڈرائیور نے لاپروائی سے گاڑی موڑی۔

ٹرک نے میری ماں کی گاڑی کا دروازہ اپنی لپیٹ میں لیا اور اُسے اکھاڑ ڈالا۔

اُن کے ہارن کی آواز کا کوئی اثر نہ ہوا۔

ڈرائیور کو احساس تک نہ ہوا کہ کیا ہوا ہے، اور وہ اپنے راستے پر چلتا رہا جبکہ گاڑی کو خاصا نقصان پہنچ رہا تھا۔

آخرکار وہ رکا اور سڑک پر اُتر کر چلانے لگا کہ ان کم بخت عورتوں کو گاڑی چلانی نہیں آتی۔

اُس نے اونچی آواز میں اعلان کیا کہ عورتوں کے لیے یہی بہتر ہے کہ گھر بیٹھیں اور بچے پالیں۔

پھر اسٹیئرنگ کے پیچھے بیٹھی میری ماں کو سیدھا گھورتے ہوئے، اُس نے کسی مافیا والے کے انداز میں اُن پر گالیاں اور دھمکیاں برسائیں۔

پچھلی سیٹ پر میری بہن تھی، چار برس کی، اور میں، تین برس کا۔

اُنہوں نے ہم سے کہا کہ ہلنا مت۔

کہ وہ ابھی لوٹ آئیں گی۔

باہر ٹھیک ٹھیک کیا ہوا، یہ ہمیں کبھی پتا نہ چلا۔

ہم بس اتنا جانتے ہیں کہ آخر میں وہ مافیا والا میری ماں کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا، اُن کا ہاتھ چوم رہا تھا اور معافی مانگ رہا تھا۔

اگلے دنوں میں دکان پر گاہکوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

اتنے لوگ دروازے سے اندر آنے لگے کہ آخرکار میرے والد نے پوچھ ہی لیا کہ کیا وہ صحیح منافع لگا رہی ہیں یا مال یوں ہی بانٹ رہی ہیں۔

میرے والد ابھی گھر پر بیٹھ بھی نہ پائے تھے کہ ماں بولیں:

"کل Fiat کی ڈیلرشپ پر جاؤ اور میرے لیے ایک سفید FIAT 124 Special خریدو، 1400 انجن، چار دروازے۔"

"مگر جیانا،" میرے والد نے جواب دیا، "تمہیں پتا ہے یہ کتنے کی ہے؟"

"36 لاکھ 50 ہزار لیرے۔ ابھی تم ادا کر دو۔ Simca کی تو مرمت ہو ہی نہیں سکتی؛ جب اُس کے بیمے کے پیسے آئیں گے تو میں تمہیں لوٹا دوں گی۔"

اتنا کافی تھا۔

بارہ گھنٹے سے بھی کم وقت بعد بالکل نئی گاڑی باہر کھڑی تھی۔

بس ایک ہی تبصرہ ہوا:

"لوگ مجھے بتاتے ہیں کہ کلابریا میں یہ گاڑی ڈکیتیوں میں استعمال ہوتی ہے کیونکہ یہ تیز ہے اور اشارے پر چلتی ہے۔ تمہیں اس کی کیا ضرورت ہے؟"

ماں نے سنجیدگی سے اُن کی طرف دیکھا اور جواب دیا:

"دیکھ لینا۔"

اور جب وہ صبح کام پر نکلتے، تو ماں ہمیشہ پوچھتیں:

"آج کہاں جا رہے ہو؟ دوپہر کا کھانا کہاں کھاؤ گے؟"

وہ جواب دیتے کہ شاید ایک سو بیس کلومیٹر دور ہوں گے۔

اور ہم تینوں اچانک وہیں جا پہنچتے۔

وہ سمجھتے تھے کہ یہ محبت ہے۔

ماں تو بس اپنے اثاثوں کی نگرانی کر رہی تھیں۔

پھر، کہیں عادت نہ چھوٹ جائے، اُنہوں نے قابو کا وہی نظام مجھ پر آزمانے کی کوشش کی۔

ہم میں سے کوئی بھی کبھی نہیں جیتا۔

نہ وہ۔

نہ میں۔

اُن کا ماننا تھا کہ قابو محروم رکھ کر اور مار پیٹ سے کیا جاتا ہے۔

پہلے طریقے کا مجھ پر کچھ خاص اثر نہیں ہوتا تھا کیونکہ میں فوراً اپنی ضرورتیں کسی اور چیز کی طرف موڑ لیتا تھا، اور یہ بات اُنہیں پاگل کر دیتی تھی۔

دوسرا تو مجھے محسوس ہی نہیں ہوتا تھا۔

میں کوئی ردِعمل نہیں دکھاتا تھا۔

میں روتا نہیں تھا۔

میں گالی نہیں دیتا تھا۔

درد پر میرا قابو تھا۔

برسوں بعد یہی قابو مجھے دوسری مشکلوں سے پار پانے میں مدد دینے والا تھا۔

وہ ہمیشہ یہی سمجھتی رہیں کہ ہم دونوں ایک جیسے ہیں۔

مگر اُنہوں نے کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ میرا ایک حصہ میرے والد کا تھا۔

اور والد حقائق کے زور پر جیت گئے۔

اور خاموشی سے۔

فیلڈ

جمعے کی شام، ہفتہ وار سیلز کے اعداد و شمار جمع ہو جانے کے بعد، ڈسٹرکٹ مینیجر کی ایک کال نے اُنہیں سوچ میں ڈال دیا: عالی جاہ، Gillette اٹلی کے سیلز ڈائریکٹر رافائیلے دی تولیو، تین دن فیلڈ میں اُن کے ساتھ گزارنے والے تھے، اور ملاقات پیر کی صبح 7:30 بجے ریجیو کلابریا کے ایکسیلسیئر ہوٹل میں طے تھی۔

ہفتے کے سفری پروگرام میں پورے شہر میں گاہکوں کے ہاں سیلز کے دورے اور آس پاس کے مضافات میں چند ملاقاتیں شامل تھیں۔ چونکہ جولائی کا وسط آ چکا تھا اور سب جانتے تھے کہ اُس علاقے میں کتنی گرمی پڑ سکتی ہے، میری ماں نے اُن کے بیگ میں ایک دوسری قمیص رکھ دی اور کہا کہ دوپہر کے کھانے سے پہلے تازہ دم ہو کر کپڑے بدل لینا اچھا رہے گا۔

وہ پوری وردی میں ملاقات پر پہنچے: بے داغ نیلا سوٹ، ہلکی نیلی قمیص، ٹائی، اور وہ سارا احترام جو اُن صاحب کا حق تھا جنہوں نے اُنہیں نوکری پر رکھا تھا۔

وہ انتہائی گرم دن تھا، اور دونوں آدمی پسینے میں شرابور ہو گئے۔ پھر بھی دوروں کے دوران ہر گفتگو کا مرکز سیلز کے اعداد نہیں تھے۔ بات اس کے گرد گھومتی رہی کہ کیا وہ خوش ہیں، اپنی خاندانی زندگی کے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہیں، اور کمپنی میں کیسے ڈھل رہے ہیں۔

اگلے دن میرے والد فیلڈ دورے کے دوسرے دن کے لیے لوٹے۔ چاہے اس لیے کہ وہ صورتِ حال کو ٹھیک سے نہ بھانپ سکے، یا اس لیے کہ اُنہیں اپنے اعداد پر ضرورت سے زیادہ بھروسا تھا، اُن سے ایک غلطی ہو گئی۔ وہ وہی سوٹ پہن کر آئے جو سوکھ تو گیا تھا مگر اُس پر پچھلے دن کے پسینے کے نشان اب بھی صاف دکھائی دیتے تھے۔

دی تولیو نے ایک لمبے لمحے تک اُنہیں دیکھا، کچھ نہ کہا، اور پھر اُنہیں ایک بار میں بیٹھ کر کافی پینے کی دعوت دی۔

”وینچینزو،“ اُنہوں نے کہا، ”Gillette بلیڈ نہیں بیچتی۔ Gillette بھروسا بیچتی ہے۔ کوئی آدمی ہر صبح اپنے ہی گلے پر بلیڈ تبھی رکھے گا جب اُسے اُس

آدمی پر بھروسا ہو جس نے وہ اُسے بیچا۔ اور بھروسے کی شروعات ایک صاف قمیص سے ہوتی ہے۔"

میرے والد نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ سمجھ گئے۔

اُس رات وہ گھر آئے اور میری ماں سے کہا کہ وہ ٹھیک تھیں۔ ایک بار پھر۔

اُنہوں نے وہی غلطی دوبارہ کبھی نہیں کی۔

تیسرے دن دی تولیو نے ایکسیلسیئر کے سامنے اُن سے ہاتھ ملایا اور کہا: "تم بہت آگے جاؤ گے۔ کیونکہ تم سنتے ہو۔"

وہ سبق خاندان کا ضابطہ بن گیا۔

میری ماں ہر اُس چیز پر قابو رکھتی تھیں جو دکھائی دیتی تھی۔ لائسنس، دکانیں، گاڑیاں، پیسہ۔

میرے والد ہر اُس چیز پر قابو رکھتے تھے جو دکھائی نہیں دیتی تھی۔ مثال، خاموشی، برداشت، بے داغ ہو کر سامنے آنے کا وہ وقار، اُس وقت بھی جب تم دو دن سے خون پسینہ ایک کر رہے ہو۔

مجھے یہ سمجھنے میں ساٹھ برس لگ گئے کہ شادی یہی ہوتی ہے۔

ایک شخص جو لائسنس لینے کے لیے کسی کلرک کو کالروں سے پکڑ لے۔

اور دوسرا شخص جو کسی عوامی غسل خانے میں اپنی قمیص بدل لے تاکہ اُس کی کمپنی کو اُس پر شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

GILLETTE کی شادی

شادی کوئی وعدہ نہیں۔ وہ ایک بلیڈ ہے۔

اگر تم اُسے احتیاط سے برتو، تو وہ باسٹھ برس تک ہر صبح تمہیں صاف شیو دیتا ہے۔

اگر لاپروائی سے برتو، تو وہ تمہارا گلا کاٹ دیتا ہے۔

میرے والد اور میری ماں نے کبھی ایک دوسرے کو نہیں کاٹا۔

اُنہوں نے بس دن بہ دن یہ سیکھا کہ بلیڈ کو مل کر کیسے تھاما جائے۔

فرڈیننڈو فریگا
⚔️ Gillette Man